واعظ الجمعہ
آثارِ قیامت
مدیر
ڈاکٹر مفتی محمد اسلم رضا میمن تحسینی
معاونین
مفتی عبد الرشید ہمایوں المدنی
مفتی عبد الرزاق ہنگورو قادری
www.facebook.com/darahlesunnat

واعظ الجمعہ

آثارِ قیامت

مدیر

ڈاکٹر مفتی محمد اسلم رضا میمن تحسینی

معاونین

مفتی عبد الرشید ہمایوں المدنی

مفتی عبد الرزاق ہنگورو قادری

https: //www.facebook. com/darahlesunnat

آثارِ قیامت

الحمد لله ربّ العالمين، والصّلاةُ والسّلامُ على خاتمِ الأنبياءِ والمرسَلين، وعلى آلهِ وصحبهِ أجمعين، أمّا بعد: فأعوذُ باللهِ مِن الشّيطانِ الرّجيم، بسمِ الله الرّحمنِ الرّحيم.

حضور پُرنور، شافعِ یومِ نُشور ﷺ کی بارگاہ میں ادب واحترام سے دُرود وسلام کا نذرانہ پیش کیجیے! اللّهمّ صلِّ وسلِّم وبارِك على سيِّدِنا ومولانا وحبيبِنا محمّدٍ وعلى آلهِ وصَحبهِ أجمعين.

قیامت کا منظر

برادرانِ اسلام! ہر مسلمان کا یہ عقیدہ ہے، کہ قیامت بَرحق ہے، ایک روز یہ دنیا فنا ہوجائے گی، پوری کائنات زَلزلوں سے لرز اُٹھے گی، عورتوں کے حمل ساقط ہوجائیں گے، دودھ پلانے والی مائیں اپنے دودھ پیتے بچوں کو بھول جائیں گی، لوگ بے ہوش ہوکر گرنے لگیں گے، اور خشکی وتَری میں بسنے والی تمام مخلوق مرنا شروع ہو جائے گی، کوئی جاندار زندہ نہیں بچے گا، زمین وآسمان پھٹ جائیں گے، ستارے ٹوٹ جائیں گے، دنیا کے تمام سمندر ہر چیز کو تہہ وبالا کردیں گے، پہاڑ رُوئی کے گالوں کی طرح ہوا میں اُڑتے پھریں گے، یہاں تک کہ تمام فرشتوں سمیت پوری کائنات مَوت کی آغوش میں چلی جائے گی۔

عزیزانِ گرامی قدر! اللہ تعالی نے قیامت کے اس ہولناک منظر کو قرآنِ پاک میں متعدّد مقامات پر بیان فرمایا ہے، ارشادِ باری تعالی ہے: ﴿وَنُفِخَ فِي الصُّوْرِ فَصَعِقَ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَمَنْ فِي الْاَرْضِ اِلَّا مَنْ شَآءَ اللّٰهُ ؕ ثُمَّ نُفِخَ فِيْهِ اُخْرٰى فَاِذَا هُمْ قِيَامٌ يَّنْظُرُوْنَ ۞ وَاَشْرَقَتِ الْاَرْضُ بِنُوْرِ رَبِّهَا وَوُضِعَ الْكِتٰبُ وَجِايْٓءَ بِالنَّبِيّٖنَ وَالشُّهَدَآءِ وَقُضِيَ بَيْنَهُمْ بِالْحَقِّ وَهُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ ۞ وَوُفِّيَتْ كُلُّ نَفْسٍ مَّا عَمِلَتْ وَهُوَ اَعْلَمُ بِمَا يَفْعَلُوْنَ﴾[1] "صُور پھونکا جائے گا تو جتنے آسمانوں اور جتنے زمین میں ہیں، سب بے ہوش ہوجائیں گے مگر وہ جسے اللہ چاہے، پھر وہ دوبارہ پھونکا جائے گا، جبھی وہ دیکھتے ہوئے کھڑے ہو جائیں گے۔ اور زمین اپنے رب کے نور سے جگمگا اٹھے گی، اور کتاب رکھی جائے گی، انبیاء اور گواہ لائے جائیں گے، لوگوں میں سچا فیصلہ فرمادیا جائے گا، اور ان پر ظلم نہ ہوگا۔ ہر ایک کو اس کے عمل کا بھرپور صلہ دیا جائے گا، اور اسے خوب معلوم ہے جو وہ کرتے تھے!"۔

اسی طرح ایک اَور مقام پر ارشاد فرمایا: ﴿وَتَرَى الْجِبَالَ تَحْسَبُهَا جَامِدَةً وَّهِيَ تَمُرُّ مَرَّ السَّحَابِ ؕ صُنْعَ اللّٰهِ الَّذِيْٓ اَتْقَنَ كُلَّ شَيْءٍ ؕ اِنَّهٗ خَبِيْرٌۢ بِمَا تَفْعَلُوْنَ ۞ مَنْ جَآءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهٗ خَيْرٌ مِّنْهَا ۚ وَهُمْ مِّنْ فَزَعٍ يَّوْمَئِذٍ اٰمِنُوْنَ ۞ وَمَنْ جَآءَ بِالسَّيِّئَةِ فَكُبَّتْ وُجُوْهُهُمْ فِي النَّارِ ؕ هَلْ تُجْزَوْنَ اِلَّا مَا كُنْتُمْ

(١) پ ٢٤، الزمر: ٦٨-٧٠.

تَعۡمَلُوۡنَ﴾[1] "تُو پہاڑوں کو دیکھے گا خیال کرے گا کہ وہ جمے ہوئے ہیں، اور وہ بادل کی چال چلتے ہوں گے، یہ اللہ کا کام ہے جس نے ہر چیز حکمت سے بنائی، یقیناً اسے تمہارے کاموں کی خبر ہے۔ جو نیکی لائے اس کے لیے اس سے بہتر صلہ ہے، اور ان کو اس دن کی گھبراہٹ سے امان ہے۔ اور جو بَدی لائے تو اُن کے منہ آگ میں اوندھائے گئے، تمہیں کیا بدلہ ملے گا مگر اُسی کا جو کرتے تھے!"۔

میرے بھائیو! قیامت کے روز جب آسمان پھٹ جائے گا، اور زمین ٹکرا کر پاش پاش کردی جائے گی، اس وقت انسان سوچے گا کہ کاش میں نے آخرت کی تیاری کی ہوتی! اور اچھے اعمال کیے ہوتے! لیکن اس وقت یہ سوچنا فائدہ نہیں دے گا، لہذا بحیثیت مسلمان ہمیں ان آیاتِ مبارکہ کے ذریعے، کی جانے والی تنبیہ پر بار بار غَور وفکر کرنا چاہیے، اور ہرگز نہیں بھولنا چاہیے کہ بروزِ قیامت ہمیں اللہ تعالی کے حضور حاضر ہونا ہے، اگر ہم نے اپنی ساری زندگی عیش وعشرت اور غفلت میں گزار دی، تو اللہ رب العالمین کو کیا جواب دیں گے؟! لہذا ہمیں چاہیے کہ اس دن کے آنے سے پہلے جتنا ہوسکے، نیک اعمال کے ذریعے اپنی آخرت کو سنوار لیا جائے!۔

قیامت کی چند اہم علامات

عزیزانِ گرامی قدر! مصطفی جانِ رحمت ﷺ نے قیامت کی ہولناکیوں، اور اس کی چھوٹی بڑی علامات سے اپنی اُمّت کو بارہا آگاہ فرمایا، کہ جب یہ نشانیاں ظاہر

---

(۱) پ۲۰، النمل: ۸۸-۹۰ .

ہوجائیں، تو سمجھ لینا کہ قیامت کا وُقوع انتہائی قریب ہے، اپنے وقت کو غنیمت جانو اور خوابِ غفلت سے بیدار ہو کر اپنی آخرت کا ساماں کرلو!۔

میرے محترم بھائیو! کتبِ اَحادیث میں قیامت کی جن نشانیوں کا ذکر موجود ہے، اُن میں سے اکثر ظاہر ہو چکیں، اور بعض بڑی علامات کا ظہور ابھی باقی ہے۔ قیامت کی جو نشانیاں ظاہر ہو چکی ہیں، اُن میں سے چند اہم آثارِ قیامت حسبِ ذیل ہیں: (۱) قُربِ قیامت میں مال کی کثرت ہوگی۔ (۲) وقت میں برکت نہیں ہوگی۔ (۳) زکات دینا لوگوں پر گراں ہوگا، بلکہ اس کو تاوان (ٹیکس) سمجھیں گے۔ (۴) دین پر قائم رہنا اتنا دشوار ہوگا جیسے مُٹھی میں انگارا لینا۔ (۵) علمِ دین پڑھیں گے مگر دین کے لیے نہیں۔ (٦) ذلیل لوگ جن کو تَن کا کپڑا، پاؤں کی جوتیاں بھی نصیب نہیں تھیں، وہ اپنے بڑے بڑے محلّات پر فخر کریں گے۔ (۷) مرد اپنی عورت کا مُطِیع وفرمانبردار ہوگا۔ (۸) ماں باپ کی نافرمانی کرے گا۔ (۹) احباب سے میل جول رکھے گا اور اپنے باپ سے جدائی رکھے گا۔ (۱۰) مسجد میں لوگ چِلاّئیں گے۔ (۱۱) گانے باجے کی کثرت ہوگی۔ (۱۲) اپنے سے پہلے والے بزرگوں پر لعن طعن کریں گے، ان کو بُرا کہیں گے"[1]۔

حضراتِ گرامی قدر! یہ قیامت کی وہ عمومی علامات ہیں، جن کا ہم آئے روز مُشاہدہ کر رہے ہیں، آج کئی لوگوں کے پاس مال کی اتنی فراوانی ہے، کہ لوگ سہولت کو

---

(۱) "بہارِ شریعت" حصّہ اوّل، معاد وحشر کا بیان، ۱/۱۱۸-۱۲۰۔

ضرورت سمجھ کر بے دریغ مال ضائع کر رہے ہیں، مہنگے سے مہنگا سوٹ اور پاکٹ (Pocket) میں تیس چالیس ہزار کا موبائل تو اَب عام سی بات ہے۔ ہمارے وقت سے بَرکت اُٹھتی جارہی ہے، سال مہینوں میں، مہینے ہفتوں میں اور ہفتے دنوں میں تبدیل ہو چکے ہیں، ہفتہ یا مہینہ کب شروع ہوا اور کب ختم ہوگیا؟ پتہ ہی نہیں چلتا۔ لاکھوں کروڑوں روپے ہونے کے باوجود لوگ زکات کی ادائیگی سے جی چُراتے ہیں، دین پر چلنا دُشوار سے دُشوار ہوتا جارہا ہے، آج مذہبی حُلیے کے حامل لوگوں کے لیے مُعاشرے میں ترقی کے مواقع کم سے کم تَر ہوتے جارہے ہیں، تبلیغِ دین کے بجائے مال ودَولت کی غرض سے علمِ دین حاصل کرنے والوں کی تعداد بھی روز بروز بڑھتی جارہی ہے، اسی طرح حرام ذرائعِ آمدن اور جسم فُروشی جیسے گھٹیا کاموں کے ذریعے، راتوں رات دولتمند بننے والے لوگ کتنے عالیشان محلّات میں رہتے ہیں، یہ بھی کسی سے ڈھکی چھپی بات نہیں۔

حضراتِ محترم! مَردوں کا اپنے ماں باپ کی نافرمانی کرنا، انہیں نظر انداز کرنا، ان سے میل جول میں حِیل وحُجّت سے کام لینا، بیوی کا حددرجہ مُطیع وفرمانبردار بن کر رہنا، اور اپنے یار دوستوں کے ساتھ زیادہ وقت گزارنا، یہ سب بھی قیامت کی عمومی نشانیوں میں سے ہیں، مَساجد میں دنیادار لوگوں کے چیخنے چلانے، اور شور شرابا کرنے کا سلسلہ بھی اَب بڑھتا جارہا ہے، گلی، محلے اور چوَراہوں پر، گانے بجانے کی وَبا اتنی عام ہو چکی ہے کہ جہاں بھی جاؤ، نہ چاہتے ہوئے بھی کہیں نہ کہیں سے گانے باجے کی آواز ضرور آپ کی سَماعت سے ٹکراتی ہے، بات بات پر اپنے اَسلاف اور بزرگوں کو کوسنے اور انہیں بُرا بھلا کہنے کی لعنت بھی، اب ہمارے مُعاشرے کا حصہ بنتی جارہی ہے!!۔

شراب نوشی

عزیزانِ محترم! رسولِ اکرم ﷺ نے قیامت کی جو متعدّد نشانیاں بیان فرمائی ہیں، اُن میں سے ایک اَہم نشانی شراب نوشی بھی ہے، شراب نوشی حرام، گناہِ کبیرہ اور ایک شیطانی کام ہے، اس سے بچنا بے حد ضروری ہے، حضرت سیّدُنا اَنَس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں، نبئ کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: «إِنَّ مِنْ أَشْرَاطِ السَّاعَةِ أَنْ يُرْفَعَ العِلْمُ، وَيَظْهَرَ الجَهْلُ، وَيَفْشُوَ الزِّنَا، وَيُشْرَبَ الخَمْرُ، وَيَكْثُرَ النِّسَاءُ، وَيَقِلَّ الرِّجَالُ، حَتَّى يَكُونَ لِخَمْسِينَ امْرَأَةً قَيِّمٌ وَاحِدٌ»[1] "قیامت کی نشانیوں میں سے ہے، کہ علم اُٹھ جائے گا، جہالت عام ہو جائے گی، زِنا عام ہوگا، شراب نوشی عام ہوگی، عورتیں زیادہ ہوں گی، مرد کم ہوں گے، یہاں تک کہ ایک مرد کی سرپرستی میں پچاس ۵۰ عورتیں ہوں گی"۔

میرے محترم بھائیو! شراب بنانا، پینا، پلانا، شراب کا کاروبار، اس کی آمدنی کھانا، کھلانا، کسی کو تحفے میں شراب دینا، اسلامی تعلیمات کی سَراسر خلاف ورزی ہے، ایسے لوگوں پر اللہ تعالی نے لعنت فرمائی ہے، رسولِ اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: «لَعَنَ اللهُ الْخَمْرَ، وَشَارِبَهَا، وَسَاقِيَهَا، وَبَائِعَهَا،وَمُبْتَاعَهَا، وَعَاصِرَهَا،

---

(١) "سنن الترمذي" باب ما جاء في أشراط الساعة، ر: ٢٢٠٥، صـ٥٠٧.

وَمُعْتَصِرَهَا، وَحَامِلَهَا، وَالْمَحْمُولَةَ إِلَيْهِ»[1] "اللہ تعالی نے شراب، اُسے پینے پلانے والے، اسے بیچنے خریدنے والے، اسے بنانے اور بنوانے والے، اسے اُٹھانے والے، اور جس کے لیے اُٹھائی جائے اس پر لعنت فرمائی ہے"، لہٰذا العنتی اور بُرے کاموں کا ارتکاب کرکے اپنی صحت کو داؤ پر نہیں لگانا چاہیے۔

قتل وغارتگری کا عام ہونا

عزیزانِ مَن! قتل وغارتگری کا عام ہونا بھی قیامت کی اہم علامات میں سے ایک ہے، اسلامی تعلیمات کے مُطابق ناحق کسی مسلمان کا خون بہانا حرام ہے، اس کے باوجود ہمارے مسلم مُعاشرے میں معمولی سی رَقم یا تنازعہ کے سبب، قتل وغارتگری کی وارداتیں بڑھتی جارہی ہیں، یہ ہم مسلمانوں کے لیے خاص طَور پر ایک لمحۂ فکریہ ہے۔

قتل وغارتگری کی کثرت کو علاماتِ قیامت میں شمار کرتے ہوئے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: «إِنَّ بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ لَأَيَّاماً، يَنْزِلُ فِيهَا الجَهْلُ، وَيُرْفَعُ فِيهَا العِلْمُ، وَيَكْثُرُ فِيهَا الهَرْجُ»[2] "قربِ قیامت میں جہالت عام ہوگی، علم اٹھا لیا جائے گا، اور قتل وغارتگری بکثرت ہوگی"۔

---

(١) "سنن أبي داود" باب العصير للخمر، ر: ٣٦٧٤، صـ٥٢٧.

(٢) "صحيح البخاري" باب ظهور الفِتن، ر: ٧٠٦٢، صـ١٢١٨.

ایک اَور روایت میں حضرت سیّدُنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، رسولِ اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: «وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ! لَا تَذْهَبُ الدُّنْيَا حَتَّى يَأْتِيَ عَلَى النَّاسِ يَوْمٌ، لَا يَدْرِي الْقَاتِلُ فِيمَ قَتَلَ، وَلَا الْمَقْتُولُ فِيمَ قُتِلَ» "اس ذاتِ پاک کی قسم، جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے! دنیا ختم نہیں ہوگی جب تک لوگ وہ دن نہ دیکھ لیں، جب نہ قاتل کو خبر ہوگی کہ میں نے قتل کیوں کیا؟ اور نہ مقتول کو علم ہوگا کہ اسے قتل کیوں کیا گیا؟" بارگاہِ رسالت میں عرض کی گئی: یارسولَ اللہ! یہ کیسے ہوگا؟ مصطفی جانِ رحمت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: «الْهَرْجُ! الْقَاتِلُ وَالْمَقْتُولُ فِي النَّارِ!»(۱) "ایسی خونریزی ہوگی، جس میں قاتل ومقتول دونوں جہنمی ہوں گے!"۔

دھوکا فریب اور جھوٹ کا عام ہونا

حضراتِ گرامی قدر! قیامت کی دیگر متعدّد علامات میں سے، ایک علامت یہ بھی ہے کہ قیامت سے چند برس قبل، دنیا میں دھوکا فریب اور جھوٹ عام ہوجائے گا، فاسِق وفاجِر لوگ اَہم مُعاملات میں رائے زَنی کریں گے، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: «إِنَّ بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ سِنِينَ خَدَّاعَةً، يُصَدَّقُ فِيهَا الْكَاذِبُ، وَيُكَذَّبُ فِيهَا الصَّادِقُ، وَيُؤْتَمَنُ فِيهَا الْخَائِنُ، وَيُخَوَّنُ فِيهَا الْأَمِينُ،

---

(۱) "صحيح مسلم" كتاب الفِتن، ر: ۷۳۰٤، صـ۱۲٦۰.

وَيَنْطِقُ فِيهَا الرُّوَيْبِضَةُ» "قیامت سے پہلے کچھ سال دھوکے اور فریب کے ہوں گے، جھوٹے کو سچا اور سچے کو جھوٹا بنا کر پیش کیا جائے گا، خیانت کرنے والے کو امانتدار، اور امانتدار کو خائن قرار دیا جائے گا، اور ان میں رُوَیبِضہ بات کریں گے"، عرض کی گئی کہ رُوَیبِضہ کون ہیں؟ فرمایا: «الْمَرْؤُ التَّافِهُ يَتَكَلَّمُ فِي أَمْرِ الْعَامَّةِ»(۱) "گھٹیا قسم کے لوگ عام عوام کے اہم مُعاملات میں رائے زنی کریں گے!"۔

میرے عزیز بھائیو! آج نام نہاد مہذَّب دنیا، اور دجّالی میڈیا کا کردار ہمارے سامنے ہے، نیوز چینلز پر فاسق وفاجر، اور کم علم لوگ، چوبیس ۲۴ گھنٹے حقائق کو توڑ مروڑ کر، دنیا کے سامنے پیش کرنے میں مصروف ہیں، وہ جھوٹ کو سچ کہیں، تو دنیا اسے سچ تسلیم کرتی ہے، اور اگر چمکتے سورج کی طرح رَوشن سچ کو جھوٹ کہہ دیں، تو عوام الناس تو رہے ایک طرف، اچھے خاصے پڑھے لکھے باشعور لوگ بھی، ان کی ہاں میں ہاں ملاتے نظر آتے ہیں!۔

اسی طرح ہمارا عدالتی نظام بھی سب کے سامنے ہے! کس طرح چور لٹیروں اور ملکی خزانہ لُوٹ کھانے والے، کرپٹ ترین عناصر کو باعزّت بَری کر دیا جاتا ہے! اور غربت واِفلاس سے مجبور ہو کر معمولی جُرم کرنے والا عام شہری، سالہا سال جیل کی سلاخوں کے

---

(۱) "مسند البزّار" مسند عَوف بن مالك الأشجَعي، ر: ۲۷٤۰، ۷/ ۱۷٤.

پیچھے گزارنے پر مجبور ہوتا ہے!۔ قیامت سے قبل دنیا کی جس حالتِ زار سے متعلق نبیٔ کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے آگاہ فرمایا تھا، آج وہ حالات بڑی تیزی سے پیدا ہو رہے ہیں۔

سیّدُنا امام مَہدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ظاہر ہونا

برادرانِ اسلام! سیّدُنا امام مَہدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ظہور بھی قیامت کی اہم اور بڑی علامتوں میں سے ایک ہے، صدر الشریعہ بدر الطریقہ مفتی امجد علی اعظمی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سیّدُنا امام مَہدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ظہور کا اِجمالی واقعہ بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ "دنیا میں جب سب جگہ کفر کا تسلّط ہو گا، اُس وقت تمام اَبدال بلکہ تمام اولیاء سب جگہ سے سِمٹ کر، حرمین شریفین کو ہجرت کر جائیں گے، صرف وہیں اسلام ہو گا اور ساری زمین کُفرستان ہو جائے گی، رمضان شریف کا مہینہ ہو گا، اَبدال طوافِ کعبہ میں مصروف ہوں گے، اور حضرت امام مَہدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی وہاں ہوں گے، اولیائے کرام انہیں پہچانیں گے، اُن سے درخواستِ بیعت کریں گے، وہ انکار کریں گے، دفعۃً غیب سے ایک آواز آئے گی کہ "یہ اللہ عزّوجلّ کا خلیفہ مَہدی ہے، اس کی بات سُنو اور اس کا حکم مانو"، تمام لوگ اُن کے دستِ مُبارَک پر بیعت کریں گے، وہاں سے سب کو اپنے ہمراہ لے کر ملکِ شام کو تشریف لے جائیں گے "[1]۔

سیّدُنا امام مَہدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ظُہور سے متعلّق، حضرت سیّدُنا ابو سعید خُدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مَروی ہے، نبیٔ کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: «لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتّٰی

---

(۱) "بہارِ شریعت" حصّہ اوّل، مَعاد و حشر کا بیان، ۱/۱۲۴۔

تَمْتَلِئَ الْأَرْضُ ظُلْماً وَعُدْوَاناً» "قیامت قائم نہ ہوگی جب تک زمین ظلم وسرکشی سے بھر نہ جائے" پھر فرمایا: «ثُمَّ يَخْرُجُ رَجُلٌ مِنْ عِتْرَتِي -أَوْ مِنْ أَهْلِ بَيْتِي- مَنْ يَمْلَؤُهَا قِسْطاً وَعَدْلاً، كَمَا مُلِئَتْ ظُلْماً وَعُدْوَاناً»[۱] "میری اولاد (یا میرے اہل بیت) میں سے، ایک شخص (امام مہدی) کا ظہور ہوگا، جو زمین کو عدل وانصاف سے اس طرح بھر دے گا، جس طرح وہ ظُلم وسرکشی سے بھری ہوئی تھی"۔

حضرت امام مہدی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ "سیّد" ہوں گے، اور حضرت سیّدہ فاطمہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کی اَولاد میں سے ہوں گے، جیسا کہ حضرت سیّدہ اُمِ سلَمہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا فرماتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم کو فرماتے ہوئے سنا: «المَهْدِيُّ مِنْ عِتْرَتِي مِنْ وَلَدِ فَاطِمَةَ»[۲] "مہدی میری اولاد، اولادِ فاطمہ سے ہے"۔

حکیم الاُمّت مفتی احمد یار خان نعیمی رَحِمَہُ اللہُ تَعَالٰی اس حدیث شریف کی شَرح میں فرماتے ہیں کہ "اس (حدیثِ پاک) سے معلوم ہوا، کہ اِمام مَہدی "سیّد" ہوں گے، مِرزا قادیانی، مرزا ہوکر اِمام مَہدی بنتا ہے، تعجب ہے!"[۳]۔

---

(۱) "مسند الإمام أحمد" مسند أبي سعيد الخدري، ر: ۱۱۳۱۳، ٤/ ۷۳.

(۲) "سنن أبي داود" كتاب المهدي، ر: ٤۲۸٤، صـ۶۰۱.

(۳) "مرآۃ المناجیح" قیامت کی علامتوں کا بیان، دوسری فصل، ۷/۱۹۸۔

روافض کا ایک باطل عقیدہ

میرے محترم بھائیو! حضرت سیّدنا امام مہدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بارے میں رافضیوں شیعوں کا عقیدہ ہے، کہ حضرت امام حسن عسکری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بیٹے محمد ہی اِمام مہدی ہیں، جو پیدا ہو چکے ہیں، فی الحال غائب اور دنیا کی نظر سے اوجھل ہیں، قیامت کے قریب وہ "اِمامِ غائب" ظاہر ہوں گے۔

عزیزانِ مَن! حدیثِ پاک کی رُو سے یہ عقیدہ محض باطل ہے، حضرت سیّدنا عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، تاجدارِ رسالت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: «لاَ تَذْهَبُ الدُّنْيَا حَتَّى يَمْلِكَ العَرَبَ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ بَيْتِي، يُوَاطِئُ اسْمُهُ اسْمِي»[1] "دنیا ختم نہ ہوگی جب تک میرے اہلِ بیت سے ایک شخص عرب کا بادشاہ نہ بن جائے، اُس کا نام میرے نام کے مُوافق (یعنی محمد بن عبد اللہ) ہو گا"۔

حکیم الاُمّت مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اس حدیث شریف کی شرح میں فرماتے ہیں کہ "اس حدیث پاک سے اُن رَوافض کا رَد ہو گیا، جو کہتے ہیں کہ "امام مہدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ پیدا ہو چکے ہیں، ان کا نام محمد بن حسن عسکری ہے" یہ غلط ہے، بلکہ وہ پیدا ہوں گے اور (اُن کا نام) محمد بن عبد اللہ ہو گا"[2]۔

---

(١) "سنن الترمذي" أبواب الفِتن، باب ما جاء في المهدي، ر: ٢٢٣٠، صـ٥١٢.

(٢) "مرآۃ المناجیح" "قیامت کی علامتوں کا بیان، فصلِ ثانی، ۷/۲۱۹۔

قیامت کی چند بڑی اور مَخصوص نشانیاں

عزیزانِ گرامی قدر! حدیثِ پاک میں نبیٔ کریم ﷺ نے، قیامت کی چند بڑی اور مَخصوص نشانیوں کو بھی بڑی وضاحت وصراحت کے ساتھ بیان فرمایا ہے؛ تاکہ کُفّار پر اِتمامِ حُجّت ہو، اور مسلمان ان علامات کی روشنی میں اپنی آخرت کو سنوارنے کے لیے اچھے اور صالح اَعمال بجا لائیں۔ آثارِ قیامت سے متعلّق ایک حدیثِ پاک میں ہے، حضرت سیّدُنا حذیفہ بن اَسِید غِفاری رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں، کہ ہم آپس میں گفتگو کر رہے تھے کہ نبیٔ کریم ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے، اور فرمایا: «مَا تَذَاكَرُونَ؟» "تم کیا باتیں کر رہے ہو؟" عرض کی کہ ہم قیامت کے بارے میں باتیں کر رہے ہیں، اس پر سرورِ عالَم ﷺ نے فرمایا: «إِنَّهَا لَنْ تَقُومَ حَتَّى تَرَوْنَ قَبْلَهَا عَشْرَ آيَاتٍ» "قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہوگی، جب تک دس ۱۰ نشانیاں نہیں دیکھ لوگے"۔ پھر مصطفی جانِ رحمت ﷺ نے (ان نشانیوں کو اس ترتیب سے) ذکر فرمایا: (۱) دھواں، (۲) دجّال، (۳) دابۃ الارض (ایک عجیب الخلقت اور نادر قسم کا جانور، جو کوہِ صفا[۱] سے برآمد ہوگا)، (۴) سورج کا مغرب سے طلوع ہونا، (۵) سیّدنا عیسیٰ بن مریم ﷺ کا (آسمان سے زمین پر) اترنا، (۶) یاجُوج ماجُوج کا نکلنا، تین ۳ جگہ خسف ہونا (یعنی زمین میں دھنسنے کے واقعات

---

(۱) "تفسیر خزائن العرفان" ص۱۲۔

کا رونما ہونا): (۷) مشرق کے علاقہ میں زمین کا دھنسنا، (۸) مغرب کے علاقہ میں زمین کا دھنسنا، اور (۹) جزیرۂ عرب کے علاقہ میں زمین کا دھنسنا، اور دسویں (۱۰) نشانی جو سب کے بعد ظاہر ہوگی، وہ آگ ہے جو یمن کی طرف سے نمودار ہو گی، اور لوگوں کو ہانکتی ہوئی مَحشَر کی طرف لے جائے گی"[1]۔ یہاں مَحشَر سے مراد ملک شام ہے، اور یہ معاملہ قیامت سے پہلے ہوگا[2]۔

دھواں ظاہر ہونا

حضراتِ محترم! اس حدیثِ پاک میں قیامت سے پہلے ظاہر ہونے والی دس ۱۰ بڑی نشانیاں بیان کی گئی ہیں، جن میں سے ایک نشانی "دھواں ظاہر ہونا" ہے، یہ دھواں اس قدر زیادہ ہوگا کہ اس کے سبب زمین سے آسمان تک اندھیرا چھا جائے گا، اللہ رب العالمین نے قرآنِ پاک میں اس دھوئیں کا ذکر فرمایا ہے، ارشادِ باری تعالی ہے: ﴿فَارْتَقِبْ يَوْمَ تَأْتِي السَّمَآءُ بِدُخَانٍ مُّبِيْنٍ ۙ﴿۱۰﴾ يَّغْشَى النَّاسَ ؕ هٰذَا عَذَابٌ

---

(۱) "صحيح مسلم" كتاب الفِتن وأشراط الساعة، ر: ۷۲۸۵، صـ۱۲۵٦.

(۲) "لمعات التنقيح في شرح مشكاة المصابيح" كتاب الفِتن، باب العلامات بين يدي الساعة وذكر الدجال، الفصل الأول، وأشراط الساعة، ر: ۵٤٦٤، ۸/ ٦۸۱.

﴿ اَلِيۡمٌ ﴾[1] "تو تم اس دن کے منتظر رہو، جب آسمان ایک ظاہر دھواں لائے گا! لوگوں کو ڈھانپ لے گا، یہ ہے دردناک عذاب!"۔

صدر الاَفاضل مفتی سیّد نعیم الدین مُراد آبادی رحمۃ اللہ تعالی علیہ تحریر فرماتے ہیں کہ "اس آیت مبارکہ کی تفسیر میں ایک قول یہ بھی ہے، کہ دھوئیں سے مراد وہ دھواں ہے جو علاماتِ قیامت میں سے ہے، اور قریبِ قیامت ظاہر ہوگا، مشرق و مغرب اس سے بھر جائیں گے، چالیس ۴۰ روز و شب رہے گا، مؤمن کی حالت تو اس سے ایسی ہو جائے گی جیسے زُکام ہو جائے، اور کافر مَدہوش ہوں گے، ان کے نتھنوں، کانوں اور بدن کے سوراخوں سے دُھواں نکلے گا"[2]۔

دجّال کا خُروج

برادرانِ اسلام! حدیثِ پاک میں بیان کی گئی قیامت کی دوسری بڑی نشانی "دجّال کا خُروج" ہے، لُغت کے اعتبار سے دجّال کا مادّہ دَجل ہے، جس کا معنی شیطانی چالوں سے دوسروں کو دھوکے میں ڈالنا، حقیقت کو چھپانا، جھوٹ بولنا اور غلط بیانی کرنا ہے۔ چونکہ دجّال میں یہ سب عُیوب موجود ہیں؛ لہذا اسے دجّال کہتے

---

(۱) پ۲۵، الدخان: ۱۰-۱۱ .

(۲) "تفسیر خزائن العرفان" ص۹۱۲۔

ہیں۔ اصطلاحِ شریعت میں دجّال سے مراد وہ جھوٹا مسیح[1] ہے، جو قیامت کی نشانیوں میں سے ایک ہے، وہ آخری زمانے میں ظاہر ہوگا، اور خدائی کا جھوٹا دعویٰ کرے گا۔

حضراتِ گرامی قدر! دجّال ایک نوجوان کافر مرد ہے، پستہ قد اور عظیم الجثّہ (یعنی بہت موٹا) سرخ رنگت کا مالک، ایک آنکھ سے کانا اور گھنگریالے بالوں والا ہے[2]۔

حضرت سیّدُنا عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: «إِنَّ الله لاَ يَخْفَى عَلَيْكُمْ، إِنَّ الله لَيْسَ بِأَعْوَرَ - وَأَشَارَ بِيَدِهِ إِلَى عَيْنِهِ - وَإِنَّ المَسِيحَ الدَّجَّالَ أَعْوَرُ العَيْنِ اليُمْنَى، كَأَنَّ عَيْنَهُ عِنَبَةٌ طَافِيَةٌ»[3] "اللہ تعالی تم پر چھپا نہیں، اللہ عزّوجلّ کانا نہیں، اور مسیح دجّال داہنی آنکھ سے کانا ہے، اس کی آنکھ ایسی ہے جیسے گویا اُبھرا ہوا انگور"۔

حکیم الاُمّت مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اس حدیث شریف کی شرح میں فرماتے ہیں کہ "اے لوگو! دجّال کے حیرت انگیز کرشمے دیکھ کر اسے خدا نہ سمجھ لینا! اس کے بندہ ہونے کی دلیل اس کی اپنی کانی آنکھ ہے، وہ اپنے آپ کو شفا نہ دے سکے گا۔

---

(١) انظر: "صحيح مسلم" باب ذكر الدجّال، ر: ٧٣٧٧، صـ١٢٧٣.

(٢) "صحيح البخاري" باب ذكر الدجّال، ر: ٧١٢٨، صـ١٢٢٧.

(٣) "صحيح البخاري" كتاب التوحيد، ر: ٧٤٠٧، صـ١٢٧٤.

دجّال کی داہنی آنکھ کانی بھی ہوگی، اور اوپر کو انگور کی طرح اُبھری ہوئی بھی، جو ہر ایک کو نظر آئے گی، وہ اپنے اس عیب کو دُور نہیں کر سکے گا"[1]۔

حضراتِ گرامی قدر! آج کل یہود ونصاریٰ میں سے بعض لوگ دعویٰ کرتے پھرتے ہیں، کہ دجّال کا خروج ہو چکا ہے، اور وہ اس کذّاب (بہت بڑے جُھوٹے) سے ملاقات بھی کر چکے ہیں، یاد رکھیے! دجّالی قوّتوں کی طرف سے یہ سب دعوے فی الحال جھوٹے اور بلا ثبوت ہیں؛ کیونکہ ہمارے نبیٔ برحق ﷺ نے خُروجِ دجّال سے قبل، بعض ایسی نشانیوں سے متعلق بیان فرمایا ہے، کہ جب تک وہ نشانیاں وُقوع پذیر نہ ہو جائیں، اس وقت تک دجّال کا خروج نہیں ہو سکتا!۔

حضرت سیّدُنا نافع بن عتبہ رضی اللہ تعالی عنہ فرماتے ہیں، کہ ہم ایک غزوہ میں رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ تھے، کہ نبیٔ رحمت ﷺ کے پاس مغرب کی طرف سے کچھ لوگ اُونی کپڑوں میں ملبوس آئے، ان کی ملاقات حضورِ اکرم ﷺ سے ایک جھاڑی کے پاس ہوئی، جبکہ وہ کھڑے تھے اور رسول اللہ ﷺ تشریف فرما تھے، میں نے دل میں سوچا کہ چل کر ان کے اور حضور سرورِ عالَم ﷺ کے درمیان جا کر کھڑا ہو جاؤں، کہیں ایسا نہ ہو کہ یہ لوگ نبیٔ کریم ﷺ کے ساتھ کوئی دھوکا کریں! پھر میں نے سوچا کہ ممکن ہے رسولِ کریم ﷺ ان کے ساتھ آہستہ سے بات کر رہے ہوں، بہر حال میں چلتا ہوا ان کے اور حضور رحمتِ عالَم ﷺ

---

(۱) "مرآۃ المناجیح" قیامت کے سامنے ہونے والی علامات اور دجّال کا بیان، پہلی فصل، ۷/۲۱۰۔

کے درمیان آکر کھڑا ہوا، میں نے حضور پُرنور ﷺ کی زبانِ حق ترجمان سے نکلنے ہوئے چار ۴ کلمات محفوظ کر لیے، جنہیں میں اپنے ہاتھ پر شمار کر رہا تھا، حضور سیّدِ عالَم ﷺ نے ارشاد فرمایا: «تَغْزُونَ جَزِيرَةَ الْعَرَبِ فَيَفْتَحُهَا اللهُ، ثُمَّ فَارِسَ فَيَفْتَحُهَا اللهُ، ثُمَّ تَغْزُونَ الرُّومَ فَيَفْتَحُهَا اللهُ، ثُمَّ تَغْزُونَ الدَّجَّالَ فَيَفْتَحُهُ اللهُ!» "تم لوگ جزیرۂ عرب میں جہاد کرو گے، اللہ عَزَّوَجَلَّ تمہیں فتح دے گا، پھر فارس (بلادِ ماوراء النہر) والوں سے جہاد کرو گے، رب تعالی اس میں بھی تمہیں فتح دے گا، پھر روم[1] سے جہاد کرو گے، اللہ عَزَّوَجَلَّ اُن پر بھی فتح عطا فرمائے گا، پھر دجّال سے جہاد کرو گے، تو اللہ رب العالمین اس پر بھی تمہیں فتح یابی نصیب فرمائے گا!"۔

راوی فرماتے ہیں کہ حضرت سیّدُنا نافع رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے فرمایا: "اے جابر! اسی لیے ہم سمجھتے ہیں کہ دجّال کا خُروج اس وقت تک نہیں ہوگا، جب تک روم فتح نہ ہو جائے!"[2]۔

حضراتِ محترم! خروجِ دجّال کی بڑی علامتوں میں سے ایک یہ بھی ہے، کہ اس کے خُروج سے قبل دنیا کو ایک اَور عالمی جنگ کا سامنا ہوگا، اور قسطنطینیہ (استنبول) جو مسلمانوں کے ہاتھوں سے نکل چکا ہوگا، دوبارہ مسلمانوں کے ہاتھوں فتح ہوگا۔ حدیثِ پاک میں ہے کہ مصطفیٰ جانِ رحمت ﷺ نے ارشاد فرمایا: «الْمَلْحَمَةُ الْعُظْمَى،

---

(۱) یہاں روم سے مراد وہ عیسائی سلطنت ہے، جس کا پایۂ تخت کسی دَور میں قسطنطینیہ (موجودہ استنبول) تھا۔

(۲) "صحيح مسلم" كتاب الفِتن، ر: ٧٢٨٤، صـ١٢٥٦.

وَفَتْحُ القُسْطَنْطِينِيَّةِ، وَخُرُوجُ الدَّجَّالِ فِي سَبْعَةِ أَشْهُرٍ!»[1] "جنگِ عظیم، فتحِ قسطنطینیہ، اور خروجِ دجّال، سات ۷ مہینوں کے اندر سب کچھ ہو جائے گا!"۔

حضراتِ محترم! دجّال کا فتنہ وفساد کس قدر بڑا ہے؟ اس کا اندازہ اس بات سے بخوبی لگایا جاسکتا ہے، کہ تمام انبیائے کرام علیہم السلام اپنی اپنی امّتوں کو، اس سے خبر دار کرتے رہے، اس سے بچنے کی تلقین کرتے رہے، حدیثِ پاک میں ہے، رسولِ اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: «مَا بَيْنَ خَلْقِ آدَمَ إِلَى قِيَامِ السَّاعَةِ، أَمْرٌ أَكْبَرُ مِنَ الدَّجَّالِ»[2] "حضرت آدم علیہ السلام کی پیدائش سے لے کر قیامت تک، دجّال سے بڑا کوئی فتنہ، فساد اور آفت نہیں"۔

عزیزانِ محترم! خُروجِ دجّال کے وقت سخت غذائی قلّت اور قحط کا سامنا بھی ہو گا، تمام غذائی اَجناس اور پانی کے دستیاب ذخائر دجّال اور اس کے گروہ کے قبضے میں ہوں گے، مسلمان بُوند بُوند کو ترس رہے ہوں گے، اور غذا کے طور پر سوائے ذکرِ الٰہی کے اَور کوئی چیز دستیاب نہیں ہوگی، حضرت سیّدہ عائشہ صدّیقہ طیّبہ طاہرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مَروی ہے، کہ حضور پُر نور ﷺ نے قبل از دجّال پیش آنے والی مُشکلات کا ذکر فرمایا، تو صحابۂ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے پوچھا: اس دن کونسا مال بہترین ہو گا؟ حضورِ رحمت

---

(١) "سنن الترمذي" أبواب الفِتن، ر: ٢٢٣٨، صـ٥١٣.

(٢) "مسند الإمام أحمد" مسند المدنيّين، ر: ١٦٢٥٣، ٥/ ٤٨٦.

عالمیان ﷺ نے ارشاد فرمایا: «غُلَامٌ شَدِيدٌ يَسْقِي أَهْلَهُ الْمَاءَ، وَأَمَّا الطَّعَامُ فَلَيْسَ» "وہ طاقتور غلام (خادم یا ملازِم) جو اپنے گھر والوں (یا مالک) کو پانی لاکر پلا سکے، جبکہ کھانا تو ہوگا ہی نہیں"، صحابۂ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے عرض کی: پھر اہلِ ایمان مؤمنین کی غذا کیا ہوگی؟ نبئ کریم ﷺ نے فرمایا: «التَّسْبِيحُ وَالتَّقْدِيسُ وَالتَّحْمِيدُ وَالتَّهْلِيلُ» "تسبیح، تکبیر، تحمید اور تہلیل"۔ حضرت سیّدہ عائشہ صدّیقہ طیّبہ طاہرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے پوچھا: اس وقت اہلِ عرب کہاں ہوں گے؟ فرمایا: «الْعَرَبُ يَوْمَئِذٍ قَلِيلٌ»[1] "اس وقت اہلِ عرب تعداد میں بہت تھوڑے ہوں گے"۔

میرے عزیز دوستو! غذا فراہم کرنے والی دنیا کی سب سے بڑی کمپنیوں کا، آج دجّالی قوّتوں کی ملکیت میں ہونا محض اتفاق نہیں، بلکہ یہ سب دجّال کی آمد کے سلسلے میں، یہودیوں کی طرف سے کی جانے والی پلاننگ (Planning) اور تیاریوں کا حصہ ہے، ہم مسلمانوں کو گہری نظر سے اس کا مُشاہدہ کرنے، اور عالمی حالات وواقعات کو سمجھنے کی بھی اَشدّ ضرورت ہے!۔

برادرانِ ملّتِ اسلامیہ! فتنۂ دجّال کی شدّت اور غلبہ اس قدر ہوگا، کہ کسی مسلمان کے پاس اس سے دُور بھاگنے کے سوا کوئی چارہ نہیں ہوگا، اس کے شُبہات کا اثر اِس قدر قوّی ہوگا، کہ مضبوط سے مضبوط ایمان والا بھی لڑکھڑا جائے گا، حضرت

---

(١) "مسند الإمام أحمد" مسند السيّدة عائشة، ر: ٢٤٥٢٤، ٩/ ٣٥٣.

سیّدُنا عمران بن حصین رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: «مَنْ سَمِعَ بِالدَّجَّالِ فَلْيَنْأَ عَنْهُ، فَوَاللهِ! إِنَّ الرَّجُلَ لَيَأْتِيهِ وَهُوَ يَحْسِبُ أَنَّهُ مُؤْمِنٌ، فَيَتَّبِعُهُ مِمَّا يَبْعَثُ بِهِ مِنَ الشُّبُهَاتِ -أَوْ لِمَا يَبْعَثُ بِهِ مِنَ الشُّبُهَاتِ-»[1] "جو کوئی دجّال کے بارے میں سنے، تو چاہیے کہ اُس سے دُور بھاگے!؛ کیونکہ جو اُس کے پاس جائے گا، اگرچہ اپنے آپ کو مؤمن سمجھتا ہو، وہ بھی اس کے پیچھے چل پڑے گا؛ کیونکہ دجّال کے لائے ہوئے شکوک وشُبہات ہی کچھ ایسے خطرناک ہوں گے، کہ آدمی ڈگمگا جائے!"۔

دجّال کے فتنے سے بچنے کے لیے سورۂ کہف کی آیات

عزیزانِ مَن! حضرت سیّدنا نوّاس بن سمعان رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے، مصطفیٰ جانِ رحمت صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے دجّال کا ذکر کرتے ہوئے ارشاد فرمایا: «إِنْ يَخْرُجْ وَأَنَا فِيكُمْ فَأَنَا حَجِيجُهُ دُونَكُمْ، وَإِنْ يَخْرُجْ وَلَسْتُ فِيكُمْ، فَامْرُؤٌ حَجِيجُ نَفْسِهِ، وَاللهُ خَلِيفَتِي عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ! فَمَنْ أَدْرَكَهُ مِنْكُمْ فَلْيَقْرَأْ عَلَيْهِ فَوَاتِحَ سُورَةِ الْكَهْفِ؛ فَإِنَّهَا جِوَارُكُمْ مِنْ فِتْنَتِهِ!»[2] "اگر دجّال نکلا اور میں تمہارے درمیان موجود رہا، تو تم سے پہلے میں اُس پر دلیل قائم کر کے غلبہ پاؤں گا، اور اگر وہ نکلے اور میں تم

---

(١) "سنن أبي داود" باب خروج الدجّال، ر: ٤٣١٩، صـ٦٠٦.

(٢) "سنن أبي داود" باب خروج الدَّجَّال، ر: ٤٣٢١، صـ٦٠٦، ٦٠٧.

میں موجود نہ رہوں، تو ہر ایک اپنی طرف سے دلیل قائم کر کے غلبہ پائے، اور میرے بعد بھی اللہ ہر مسلمان کا والی وارث ہے۔ تو تم میں سے جو اُسے پائے، اس پر "سورۂ کہف" کی ابتدائی آیات تلاوت کرے؛ کیونکہ یہ اس کے فتنے کا بچاؤ ہے"۔

سورۂ کہف کی ابتدائی دس ۱۰ آیات کی فضیلت

ایک اَور روایت میں ہے، کہ رسولِ اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: «مَنْ حَفِظَ عَشْرَ آيَاتٍ مِنْ أَوَّلِ سُورَةِ الْكَهْفِ، عُصِمَ مِن فتنَة الدَّجَّالِ!»[1] "جو شخص "سورۂ کہف" کی ابتدائی دس ۱۰ آیات یاد کرلے، وہ دجّال کے فتنہ سے بچالیا جائے گا!"۔

دابۃ الارض کا نکلنا

حضراتِ ذی وقار! قیامت کی تیسری بڑی نشانی "دابۃ الارض" کا نکلنا ہے، یہ ایک خاص قسم کا جانور ہے، ربِ کائنات عزّوجلّ قیامت کی اس نشانی کے بارے میں ارشاد فرماتا ہے: ﴿وَ اِذَا وَقَعَ الْقَوْلُ عَلَيْهِمْ اَخْرَجْنَا لَهُمْ دَآبَّةً مِّنَ الْاَرْضِ تُكَلِّمُهُمْ ۙ اَنَّ النَّاسَ كَانُوْا بِاٰيٰتِنَا لَا يُوْقِنُوْنَ﴾[2] "جب بات اُن پر آ پڑے گی، ہم زمین سے اُن کے لیے ایک چوپایہ نکالیں گے، جو لوگوں سے کلام کرے گا؛ اس لیے کہ لوگ ہماری آیتوں پر ایمان نہ لاتے تھے"۔

---

(۱) "صحيح مسلم" كتاب صلاة المسافرين وقصرها، ر: ۱۸۸۳، صـ۳۲٦.

(۲) پ ۲۰، النمل: ۸۲.

میرے بھائیو! یہ جانور عجیب وغریب شکل کا ہوگا، کوہِ صفا سے برآمد ہو کر، تمام شہروں میں بہت جلد پھرے گا، اور فَصاحت کے ساتھ کلام کرے گا[1]۔

عزیزانِ محترم! یہ ایک ایسا جانور ہے، جس کے ہاتھ میں حضرت موسیٰ کا عصا، اور حضرت سلیمان علیہما السلام کی انگوٹھی ہوگی، عصا سے ہر مسلمان کی پیشانی پر ایک نورانی نشان بنائے گا، اور انگشتری سے ہر کافر کی پیشانی پر ایک سخت سیاہ دھبّا، اُس وقت تمام مسلم وکافر علانیہ ظاہر ہوں گے[2]۔ حدیثِ پاک میں حضرت سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، تاجدارِ رسالت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: «تَخْرُجُ الدَّابَّةُ مَعَهَا خَاتَمُ سُلَيْمَانَ وَعَصَا مُوسَى، فَتَجْلُو وَجْهَ الْمُؤْمِنِ، وَتَخْتِمُ أَنْفَ الكَافِرِ بِالخَاتَمِ، حَتَّى إِنَّ أَهْلَ الخُوَانِ لَيَجْتَمِعُونَ فَيَقُولُ هذا: يَا مُؤْمِنُ، وَيَقُولُ هَذَا: يَا كَافِرُ»[3] "دابۃ الارض اس طرح نکلے گا، کہ اس کے پاس حضرت سلیمان کی انگوٹھی، اور حضرت موسیٰ کا عصا مبارک ہوگا، وہ مؤمن کا چہرہ روشن کرے گا، اور کافر کی ناک پر مہر لگائے گا، یہاں تک کہ ایک ہی دسترخوان پر بیٹھے لوگوں پر ایمان وکفر کی یہ نشانی اس قدر واضح ہوگی، کہ ایک دوسرے کو دیکھ کر صاف صاف بتا سکیں گے کہ یہ مؤمن ہے، اور یہ کافر ہے!"۔

---

(۱) "تفسیر خزائن العرفان" صـ۱۲۷۔

(۲) "بہارِ شریعت" حصّہ اوّل، مَعاد وحشر کا بیان، ۱/۱۲۶۔

(۳) "سنن الترمذي" [باب ومن] سورة النمل، ر: ۳۱۸۷، صـ۷۲٤.

سورج کا مغرب سے طلوع ہونا

رفیقانِ مِلّت اسلامیہ! قیامت کی چوتھی بڑی نشانی "سورج کا مغرب سے طلوع ہونا" ہے، اِس نشانی کے ظاہر ہوتے ہی توبہ کا دروازہ بند ہو جائے گا، توبہ کا دروازہ بند ہو جانے کے بعد اگر کوئی کافر شخص کلمہ پڑھ کر مسلمان ہو جائے، تو اُس وقت ایمان لانا اُسے ہرگز کوئی فائدہ نہیں دے گا، جیسا کہ حدیثِ پاک میں حضرت سیّدُنا صَفوان بن عسّال رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے، نبئ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم نے فرمایا: «إِنَّ مِنْ قِبَلِ مَغْرِبِ الشَّمْسِ بَاباً مَفْتُوحاً، عَرْضُهُ سَبْعُونَ سَنَةً، فَلَا يَزَالُ ذٰلِكَ الْبَابُ مَفْتُوحاً لِلتَّوْبَةِ، حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ مِنْ نَحْوِهِ، فَإِذَا طَلَعَتْ مِنْ نَحْوِهِ، لَمْ يَنْفَعْ نَفْساً إِيمَانُهَا لَمْ تَكُنْ آمَنَتْ مِنْ قَبْلُ، أَوْ كَسَبَتْ فِي إِيمَانِهَا خَيْراً»[۱] "مغرب کی طرف ایک دروازہ کھلا ہوا ہے، جس کی چوڑائی ستّر ۷۰ برس کی مَسافت ہے، یہ دروازہ توبہ کے لیے اُس وقت تک کھلا ہے، جب تک سورج مغرب سے طُلوع نہ ہو جائے، جب سورج مغرب سے طلوع ہو گا، اس وقت اس شخص کے لیے ایمان لانا مفید نہیں ہو گا، جو اس سے پہلے ایمان نہ لایا ہو گا، یا ایمان کی حالت میں کوئی نیک عمل نہ کیا ہو گا"۔

---

(١) "سنن ابن ماجه" باب طلوع الشمس من مغربها، ر: ٤٠٧٠، صـ٦٩٢.

حضرت سیّدنا عیسٰی علیہ السلام کی تشریف آوری

حضراتِ گرامی قدر! قیامت کی پانچویں بڑی نشانی "حضرت سیّدُنا عیسی علیہ السلام کی تشریف آوری" ہے، قرآن وحدیث کی تعلیمات کے مطابق، حضرت سیّدُنا عیسٰی علیہ الصلوۃ والسلام زندہ ہیں، اور قُربِ قیامت میں آسمان سے جامع مسجد دِمشق کے شَرقی مِینارہ پر نُزول فرمائیں گے، آپ علیہ الصلوۃ والسلام نہ خدا ہیں نہ خدا کے بیٹے، بلکہ اللہ تعالیٰ کے برگزیدہ بندے اور رسول ہیں، آپ علیہ الصلوۃ والسلام جب دوبارہ اس دنیا میں تشریف لائیں گے، تب لوگوں سے اسلام کی خاطر لڑیں گے، صَلیب کو توڑ دیں گے، اور خنزیر ودجّال کو قتل کریں گے[1]۔

اللہ رب العزّت نے آپ علیہ الصلوۃ والسلام کو ایسا بلند مقام ومرتبہ عطا فرمایا ہے، کہ آپ علیہ الصلوۃ والسلام جب بھی کسی ایسے کافر کے پاس سے گزریں گے، جس کے مقدَّر میں ایمان نہیں، وہ وہیں مَر جائے گا۔ رسولُ اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے فرمایا: «فَلَا يَحِلُّ لِكَافِرٍ يَجِدُ رِيحَ نَفَسِهِ إِلَّا مَاتَ، وَنَفَسُهُ يَنْتَهِي حَيْثُ يَنْتَهِي طَرْفُهُ»[2] "حضرت عیسٰی علیہ الصلوۃ والسلام جیسے ہی کسی کافر کے پاس سے گزریں گے، آپ کے سانس کی خوشبو پہنچتے ہی وہ مَر جائے گا، اور آپ علیہ الصلوۃ والسلام کی سانس کی خوشبو، آپ کی حدِ نگاہ تک پھیلتی ہوگی"۔

---

(١) انظر: "سنن أبي داود" باب خروج الدجّال، ر: ٤٣٢٤، صـ٦٠٧.

(٢) "صحيح مسلم" كتاب الفِتن وأشراط الساعة، ر: ٧٣٧٣، صـ١٢٧١.

حضراتِ گرامی قدر! دَجّال، حضرت سیّدنا عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تشریف آوری سے قبل دنیا بھر میں فتنہ وفساد برپا کر چُکا ہوگا، اُس کی نظر جیسے ہی آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام پر پڑے گی، وہ پگھلنے لگے گا، مصطفیٰ جانِ رحمت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: «ذَابَ كَمَا يَذُوْبُ الْمِلْحُ فِي الْمَاءِ»[1] "دجّال اس طرح پگھلے گا جیسے نمک پانی میں گھلتا ہے"۔

دجّال بچنے کے لیے حضرت سیّدنا عیسیٰ علیہ السلام سے دُور بھاگنے کی کوشش کرے گا، حضرت سیّدُنا عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام اس لعین کا تعاقُب فرمائیں گے، یہاں تک کہ بیت المقدس سے پچاس ۵۰ کلومیٹر اور تل ابیب (Tel Aviv) سے صرف پندرہ ۱۵ کلومیٹر کے فاصلے پر واقع، "لُد" (Lod) نام کی ایک بستی کے دَروازے پر قابو پائیں گے، اور وہیں نیزے کے وار سے اُسے ہلاک فرمائیں گے۔

حدیث پاک میں حضرت نوّاس بن سمعان کلابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: «فَيَطْلُبُهُ حَتَّى يُدْرِكَهُ بِبَابِ لُدٍّ، فَيَقْتُلَهُ»[2] "حضرت سیّدنا عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام دَجّال کا پیچھا کریں گے، یہاں تک کہ اسے بابِ "لُد" (Lod) میں پائیں گے، تو وہیں اسے قتل کریں گے"۔

---

(١) "صحيح مسلم" كتاب الفِتن وأشراط الساعة، ر: ٧٢٧٨، صـ١٢٥٤.

(٢) "سنن الترمذي" باب ما جاء في فتنة الدجّال، ر: ٢٢٤٠، صـ٥١٤.

یاجُوج ماجُوج کا نکلنا

عزیزانِ گرامی قدر! قیامت کی چھٹی بڑی نشانی "یاجُوج ماجُوج کا نکلنا" ہے، یہ نشانی قیامت کی اَہم اور بڑی علامتوں میں سے ایک ہے، اللہ تعالی نے حضورِ اکرم ﷺ کے مدینہ منوّرہ ہجرت کرنے سے پہلے، مصطفیٰ جانِ رحمت ﷺ پر جو سورتیں نازل فرمائیں، اُن میں سے دو۲ میں (یعنی سورۂ انبیاء اور سورۂ کہف میں) یاجُوج وماجُوج نامی، دو۲ وَحشی قبیلوں کا ذکر فرمایا ہے، "سورۂ انبیاء" میں اُن کی کثرت اور یلغار کی طرف اشارہ کرتے ہوئے ارشاد فرمایا: ﴿حَتّٰۤى اِذَا فُتِحَتْ یَاْجُوْجُ وَ مَاْجُوْجُ وَ هُمْ مِّنْ كُلِّ حَدَبٍ یَّنْسِلُوْنَ﴾[1] "یہاں تک کہ جب کھولے جائیں گے یاجُوج وماجُوج، اور وہ ہر بلندی سے ڈھلکتے ہوں گے"۔

اسی طرح سورۂ کہف میں یاجُوج وماجُوج کے فتنہ وفساد، اور انہیں قید کیے جانے کی وُجوہ کا ذکر کرتے ہوئے، اللہ رب العالمین ارشاد فرماتا ہے: ﴿قَالُوْا یٰذَا الْقَرْنَیْنِ اِنَّ یَاْجُوْجَ وَ مَاْجُوْجَ مُفْسِدُوْنَ فِی الْاَرْضِ فَهَلْ نَجْعَلُ لَكَ خَرْجًا عَلٰۤى اَنْ تَجْعَلَ بَیْنَنَا وَ بَیْنَهُمْ سَدًّا(۹۴) قَالَ مَا مَكَّنِّیْ فِیْهِ رَبِّیْ خَیْرٌ فَاَعِیْنُوْنِیْ بِقُوَّةٍ اَجْعَلْ بَیْنَكُمْ وَ بَیْنَهُمْ رَدْمًا(۹۵) اٰتُوْنِیْ زُبَرَ الْحَدِیْدِؕ حَتّٰۤى اِذَا سَاوٰى بَیْنَ الصَّدَفَیْنِ قَالَ انْفُخُوْاؕ حَتّٰۤى اِذَا جَعَلَهٗ نَارًاۙ قَالَ اٰتُوْنِیْۤ اُفْرِغْ عَلَیْهِ قِطْرًا(۹۶) فَمَا اسْطَاعُوْۤا اَنْ یَّظْهَرُوْهُ وَ مَا اسْتَطَاعُوْا لَهٗ نَقْبًا(۹۷) قَالَ هٰذَا رَحْمَةٌ مِّنْ رَّبِّیْۚ فَاِذَا جَآءَ وَعْدُ رَبِّیْ جَعَلَهٗ دَكَّآءَۚ

---

(۱) پ۱۷، الأنبياء: ۹٦ .

وَ كَانَ وَعْدُ رَبِّيْ حَقًّا﴾[1] "انہوں نے کہا کہ اے ذُو القرنین ! یقینًا یاجُوج وماجُوج زمین میں فساد مچاتے ہیں، تو کیا ہم آپ کے لیے کچھ مال مقرّر کردیں؟ اس بات پر کہ آپ ہم میں اور ان میں ایک دیوار بنادیں! فرمایا کہ وہ جس پر مجھے میرے رب نے قابو دیا ہے بہتر ہے، تو میری مدد طاقت سے کرو، میں تم میں اور ان میں ایک مضبوط آڑ بنادوں، میرے پاس لوہے کے تختے لاؤ، یہاں تک کہ جب وہ دیوار دونوں پہاڑوں کے کناروں سے برابر کردی، فرمایا کہ آگ بھڑکاؤ، یہاں تک کہ جب اس لوہے کو آگ کر ڈالا، تو فرمایا کہ لاؤ میں اس لوہے پر پگھلا ہوا تانبا انڈیل دُوں! تو یاجُوج وماجُوج اس پر نہ چڑھ سکے، اور نہ اس میں سوراخ کرسکے۔ فرمایا کہ یہ میرے رب کی رَحمت ہے، پھر جب میرے رب کا وعدہ آئے گا، اُسے پاش پاش کردے گا، اور یہ میرے رب کا وعدہ سچا ہے!"۔

صدر الافاضل مفتی سیّد نعیم الدین مراد آبادی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ ان آیاتِ کریمہ کی تفسیر میں یاجُوج وماجُوج کے بارے میں فرماتے ہیں کہ "یہ یافث بن نُوح علیہ السلام کی اَولاد میں سے فسادی گروہ ہیں، ان کی تعداد بہت زیادہ ہے، زمین میں فساد کرتے تھے، ربیع (موسمِ بہار) کے زمانے میں نکلتے تھے، تو کھیتیاں اور سبزے سب کھا جاتے تھے، کچھ نہ چھوڑتے تھے، خشک چیزیں لاد کرلے جاتے تھے، آدمیوں کو کھا

---

(۱) پ١٦، الکھف: ٩٤-٩٨.

لیتے تھے، درندوں، وحشی جانوروں، سانپوں، بچھوؤں تک کو کھا جاتے تھے"[۱]،
لوگوں نے حضرت ذُو القرنین سے ان کی شکایت کی، اور عرض کی کہ ہم سے کچھ مال
لے لیجیے، اور بدلے میں یاجُوج ماجُوج اور ہمارے درمیان ایک دیوار بنادیجیے؛ تاکہ
ہم ان کے شر سے محفوظ رہ سکیں! حضرت ذُو القرنین نے فرمایا کہ اللہ تعالی کے فضل
وکرم سے میرے پاس سب کچھ ہے، مجھے تمہارے مال کی کوئی حاجت نہیں، بس میں
جو کام تمہیں بتاؤں وہ اَنجام دو، لوگوں نے عرض کی کہ ہمارے متعلق کیا خدمت
ہے؟ حضرت ذو القرنین نے اُن سے لوہے کے تختے منگوائے اور بنیاد کھدوائی،
جب بنیاد پانی تک پہنچی تو اُس میں پگھلائے ہوئے تانبے سے پتھروں کو جمایا گیا، اور
لوہے کے تختے اوپر نیچے چُن کر اُن کے درمیان لکڑی اور کوئلہ بھرواکر آگ جلادی،
اس طرح یہ دیوار پہاڑ کی بلندی تک اونچی کردی گئی، اور دونوں پہاڑوں کے درمیان
کوئی جگہ خالی نہ چھوڑی گئی، اُوپر سے پگھلایا ہوا تانبہ دیوار میں ڈال دیا گیا، یہ سب مل
کر ایک بہت ہی سخت قسم کی دیوار بن گئی"[۲]۔

صدر الشریعہ بدر الطریقہ مفتی امجد علی اعظمی رحمۃ اللہ تعالی علیہ یاجُوج وماجُوج کے
خُروج کا ذکر کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ "بعد قتلِ دجّال حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو حکمِ الٰہی
ہوگا، کہ مسلمانوں کو کوہِ طُور پر لے جاؤ؛ اس لیے کہ کچھ ایسے لوگ ظاہر کیے جائیں

---

(۱) "تفسیر خزائن العرفان" ص ۵۶۶۔

(۲) دیکھیے: "تفسیر خزائن العرفان" ص ۵۶۷ ملخّصاً۔

گے، جن سے لڑنے کی کسی کو طاقت نہیں۔ مسلمانوں کے کوہِ طُور پر جانے کے بعد یاجُوج وماجُوج ظاہر ہوں گے، یہ اس قدر کثیر ہوں گے کہ ان کی پہلی جماعت بُحَیرۂ طَبریّہ (Sea of Galilee) پر (جس کا طول دس ۱۰ میل ہو گا) جب گزرے گی، اُس کا پانی پی کر اس طرح سکھا دے گی، کہ دوسری جماعت بعد والی جب آئے گی، تو کہے گی کہ یہاں کبھی پانی تھا!۔ پھر (یاجُوج وماجُوج) دنیا میں فساد وقتل وغارت سے جب فرصت پائیں گے، تو کہیں گے کہ زمین والوں کو تو قتل کر لیا، آؤ اب آسمان والوں کو قتل کریں، یہ کہہ کر اپنے تیر آسمان کی طرف پھینکیں گے، خدا کی قدرت کہ اُن کے تیر اوپر سے خون آلودہ گریں گے۔

یہ اپنی اِنہی حرکتوں میں مشغول ہوں گے، اور وہاں پہاڑ پر حضرت عیسیٰ علیہ السلام مع اپنے ساتھیوں کے محصور ہوں گے، یہاں تک کہ اُن کے نزدیک گائے کے سر کی وہ وقعت ہوگی، جو آج تمہارے نزدیک سو ۱۰۰ اشرفیوں کی نہیں، اُس وقت حضرت عیسیٰ علیہ السلام مع اپنے ہمراہیوں کے دعا فرمائیں گے، (اس دعا کی برکت سے) اللہ تعالیٰ اُن (یاجُوج ماجُوج) کی گردنوں میں ایک قسم کے کیڑے پیدا کر دے گا، کہ ایک دَم میں وہ سب کے سب مر جائیں گے، اُن کے مرنے کے بعد حضرت عیسیٰ علیہ السلام پہاڑ سے اُتریں گے، دیکھیں گے کہ تمام زمین یاجُوج ماجُوج کی لاشوں اور بد بُو سے بھری پڑی ہے، ایک بالشت بھی زمین خالی نہیں۔

اُس وقت حضرت عیسیٰ علیہ السلام مع ہمراہیوں کے پھر دعا کریں گے، اللہ تعالیٰ ایک قسم کے پرند بھیجے گا؛ کہ وہ ان کی لاشوں کو جہاں اللہ عزوجل چاہے گا پھینک آئیں

گے، اور اُن کے تیر و کمان و تَرکش کو مسلمان سات ۷ برس تک جلائیں گے، پھر اُس کے بعد بارش ہوگی، کہ زمین کو ہموار کر چھوڑے گی، اور زمین کو حکم ہوگا کہ اپنے پھلوں کو اُگا اور اپنی برکتیں اُگل دے! اور آسمان کو حکم ہوگا کہ اپنی برکتیں اُنڈیل دے! تو (برکت کی) یہ حالت ہوگی کہ ایک انار کو ایک جماعت کھائے گی، اور اُس کے چھلکے کے سایہ میں دَس ۱۰ آدمی بیٹھیں گے، اور دودھ میں یہ برکت ہوگی کہ ایک اُونٹنی کا دودھ جماعت کو کافی ہوگا، اور ایک گائے کا دودھ قبیلہ بھر کو، اور ایک بکری کا دودھ خاندان بھر کو کفایت کرے گا"[1]۔

عزیزانِ محترم! اس کی مزید تفصیل بہت ہی بہترین اور مفصّل انداز میں، امام اہل سنّت امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ نے اپنی کتاب "إنباء الحي أن كلامه المصون تبيانٌ لكل شيءٍ" میں ذکر فرمائی ہے، صاحبِ ذوق اور مزید تفصیل کے طلبگار احباب اس کتاب کا مطالعہ فرمائیں۔

زمین دھنسنے کے تین بڑے واقعات رُونما ہوں گے

عزیزانِ گرامی قدر! حدیثِ پاک کے مطابق قیامت کی بڑی نشانیوں میں تین ۳ بار "زمین کا خَسْف یعنی دھنسنا" ہے، قیامت کے قریب مُنکرینِ تقدیر کو زمین میں دَھنسایا جائے گا، اُن کی صورتیں بگڑ جائیں گی، اور اُن پر پتھروں کی بارش ہوگی،

---

(۱) "بہارِ شریعت" حصّہ اوّل، مَعاد و حشر کا بیان، ۱/۱۲۴، ۱۲۵۔

ایسے تین ۳ واقعات رُونما ہوں گے: (۱) ایک واقعہ مشرق میں، (۲) دوسرا مغرب میں، اور (۳) تیسرا جزیرۂ عرب میں پیش آئے گا۔

حضرت سیّدُنا عبد اللہ بن مسعود رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے، کہ تاجدارِ رِسالت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: «بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ مَسْخٌ وَخَسْفٌ وَقَذْفٌ»[۱] "قُربِ قیامت میں صورتیں بگڑ جائیں گی، زمین دھنسے گی اور پتھروں کی بارش ہوگی"۔

حضرت سیّدُنا عبد اللہ بن عمر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا فرماتے ہیں، کہ میں نے مصطفیٰ جانِ رَحمت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کو یہ فرماتے سنا: «يَكُونُ فِي أُمَّتِي -أَوْ فِي هَذِهِ الْأُمَّةِ- مَسْخٌ وَخَسْفٌ وَقَذْفٌ» "میری اُمّت (یا اس اُمت) میں صورتیں بگڑیں گی، اور زمین میں دھنسایا جائے گا، اور سنگباری ہوگی (یعنی پتّھر برسائے جائیں گے)"۔ (راوی فرماتے ہیں کہ) یہ سب کچھ تقدیر کا انکار کرنے والوں کے ساتھ ہوگا[۲]۔

یمن سے نکلنے والی آگ

رفیقانِ ملّتِ اسلامیہ! قیامت کی ایک بڑی نشانی یمن سے نکلنے والی ایک آگ ہے، اس آگ کے بارے میں حضورِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: «سَتَخْرُجُ نَارٌ مِنْ حَضْرَمَوْتَ أَوْ مِنْ نَحْوِ بَحْرِ حَضْرَمَوْتَ، قَبْلَ يَوْمِ القِيَامَةِ،

---

(۱) "سنن ابن ماجه" كتاب الفِتن، باب الخسوف، ر: ٤٠٥٩، صـ٦٩٠.

(۲) "سنن ابن ماجه" باب الخسوف، ر: ٤٠٦١، صـ٦٩٠، ٦٩١.

تَحْشُرُ النَّاسَ»[1] "حضرموت (یمن) یا اس کے سمندر کے کنارے سے، قیامت سے پہلے ایک آگ نکلے گی، جو لوگوں کو (ملک شام[2] میں) جمع کردے گی"۔

اسی طرح ایک اَور روایت میں ہے، کہ شافعِ محشر ﷺ نے ارشاد فرمایا: «تَسُوقُ النَّاسَ إِلَى الْمَحْشَرِ، تَبِيتُ مَعَهُمْ إِذَا بَاتُوا»[3] "وہ (آگ) لوگوں کو ہانک کر محشَر (ملک شام) کی طرف لے جائے گی، اور اس آگ سے بچنے کے لیے وہ جہاں بھی جائیں گے، دن ہو یا رات، وہ آگ ان کے ساتھ ساتھ رہے گی"۔

لمحۂ فکریہ

میرے بھائیو دوستو اور بزرگو! آج ہمارے پاس وقت ہے، اللہ تعالی نے ہمیں زندگی کی نعمت سے نوازا ہے، ہمیں چاہیے کہ اپنے شب وروز کے معمولات پر غور کریں، اس سے پہلے کہ بروزِ قیامت ہمارا حساب لیا جائے، ہم خود دنیا ہی میں اپنا مُحاسبہ کرلیں، جہاں کوتاہی نظر آئے اسے دُرست کرنے کی کوشش کریں، جس کام میں ہمارا اور دیگر مسلمانوں کا فائدہ ہو وہ کام کریں، اور جو کام نقصان دہ ہو اس سے بچتے رہیں!!۔

---

(١) "سنن الترمذي" أبواب الفِتن، ر: ٢٢١٧، صـ٥٠٩.

(٢) انظر: "لمعات التنقيح في شرح مشكاة المصابيح" كتاب الفِتن، باب العلامات بين يدي الساعة وذكر الدجال، الفصل الأول، وأشراط الساعة، ر: ٥٤٦٤، ٨/ ٦٨١.

(٣) "سنن ابن ماجه" كتاب الفِتن، باب الآيات، ر: ٤٠٥٥، صـ٦٩٠.

دعا

اے اللہ! جو آثارِ قیامت ظاہر ہو چکے ہیں، یا ہونے والے ہیں، ہمیں ان سے درسِ عبرت حاصل کرتے ہوئے اپنی آخرت کی تیاری کرنے کی توفیق مرحمت فرما، اپنا فرمانبردار بندہ بنا، شریعتِ مُطہَّرہ کے اَحکام کا پابند بنا، نماز روزہ کی پابندی کرنے، اور تمام صغیرہ و کبیرہ گناہوں سے بچنے کی توفیق عنایت فرما، گانے باجوں، فلموں ڈراموں، شراب نوشی اور زِنا کاری کی لعنت سے محفوظ فرما، اپنا خصوصی فضل فرماتے ہوئے ہمیں نیک و صالح اَعمال کا جذبہ عنایت فرما۔

اے اللہ! ہمیں دینِ اسلام کا وفادار بنائے رکھ، ہمیں سچا پکّا باعمل عاشقِ رسول بنا۔ ہماری صفوں میں اتحاد کی فضا پیدا فرما، ہمیں پنج وقتہ باجماعت نمازوں کا پابند بنا، اس میں سستی و کاہلی سے بچا، ہر نیک کام میں اخلاص کی دولت عطا فرما، تمام فرائض وواجبات کی ادائیگی بحُسن و خوبی انجام دینے کی بھی توفیق عطا فرما، بخل و کنجوسی سے محفوظ فرما، خوش دلی سے غریبوں محتاجوں کی مدد کرنے کی توفیق عطا فرما۔

ہمیں ملک و قوم کی خدمت اور اس کی حفاظت کی سعادت نصیب فرما، باہمی اتحاد واتفاق اور محبت والفت کو مزید مضبوط فرما، ہمیں اَحکامِ شریعت پر صحیح طور پر عمل کی توفیق عطا فرما۔ ہماری دعائیں اپنی بارگاہِ بے کس پناہ میں قبول فرما، ہم تجھ سے تیری رحمتوں کا سوال کرتے ہیں، تجھ سے مغفرت چاہتے ہیں، ہر گناہ سے سلامتی و چھٹکارا چاہتے ہیں، ہم تجھ سے تمام بھلائیوں کے طلبگار ہیں، ہمارے غموں کو دُور فرما، ہمارے قرضے اُتار دے، ہمارے بیماروں کو شفایاب کردے، ہماری حاجتیں پوری فرما!۔

اے رب! ہمارے رزقِ حلال میں برکت عطا فرما، ہمیشہ مخلوق کی محتاجی سے محفوظ فرما، اپنی محبت واِطاعت کے ساتھ سچی بندگی کی توفیق عطا فرما، خَلقِ خدا کے لیے ہمارا سینہ کشادہ اور دل نرم فرما، الٰہی! ہمارے اَخلاق اچھے اور ہمارے کام عمدہ کر دے، ہمارے اعمالِ حسَنہ قبول فرما، ہمیں تمام گناہوں سے بچا، ہمارے فلسطینی وکشمیری مسلمان بہن بھائیوں کو آزادی عطا فرما، ہندوستان کے مسلمانوں کی جان ومال اور عزّت وآبرو کی حفاظت فرما، ان کے مسائل کو اُن کے حق میں خیر وبرکت کے ساتھ حل فرما۔

وصلّى الله تعالى على خير خلقِه ونورِ عرشِه، سيِّدنا ونبيّنا وحبيبنا وقرّة أعيُننا محمّدٍ، وعلى آله وصحبه أجمعين وبارَك وسلَّم، والحمد لله ربّ العالمين!.